بول ری کٹھ پتلی!

ڈاکٹر بانو سرتاج

بالمقابل آکاشوانی، سِول لائن، چندر پور۔442401 (مہاراشٹر)

ٹی۔ وی اور کمپیوٹر کے موجودہ دور میں شہری بچے چاہے کٹھ پتلی سے زیادہ واقفیت نہ رکھتے ہوں، اینی میٹڈ (animated) شو اور فلمیں دیکھتے ہوئے انھیں یاد ضرور آتا ہوگا کہ تفریح کا ایک عمدہ ذریعہ کٹھ پتلی شو (Puppet Show) بھی ہے۔ گاؤں میں یہ فن آج بھی زندہ ہے اور وہاں کے بچّے اور بڑے دونوں ہی اس سے لطف اندوز ہوتے ہیں۔ اب تم اگر پوچھو کہ کٹھ پتلی کی حقیقت کیا ہے؟ وہ کیسے وجود میں آتی ہے؟ وہ کس کے لیے رقص کرتی ہے؟ تو بھئی کٹھ پتلی کی جانب سے بچو! ہم ہی ان سوالوں کے جواب تمہیں دیتے ہیں۔ کٹھ پتلی سے تمہارا تعارف کراتے ہیں.....کیوں کہ کٹھ پتلی تو بولے گی نہیں!

کٹھ پتلی کو انگریزی میں Puppet کہا جاتا ہے جس کے معنی ہیں گڑیا۔ ویسے کٹھ پتلی کے لیے اطالوی زبان کا لفظ میری یونیٹ (Marionette) رائج ہے جو عیسائی مذہب کی دیوی میری کی چھوٹی مورتی سے بنا ہے۔ ہندی میں اِسے کٹھ پتلی ہی کہتے ہیں۔ ہندی میں دوسرا نام پُتل (Putul) ہے۔ اردو میں بھی وہی نام رواج پا گیا ہے۔

مشہور مصوّر پکاسو (Picaso) نے کہا ہے۔ 'Art is a lie that makes you realise the truth.' 'فن (فنونِ لطیفہ) ایک ایسا جھوٹ ہے جو آپ کو حقیقت سے روبرو کراتا ہے۔'

کٹھ پتلیوں کی تاریخ کافی پرانی ہے۔ مہابھارت میں اس کا ذکر پانچالیکا..... (Panchalika) کی صورت میں ملتا ہے۔ راجہ وکرمادتیہ کے شاہی تخت میں لگی یوگینیوں (Yoginiyon) کو بھی کٹھ پتلی ہی مانا جاتا ہے۔ راجہ وکرمادتیہ جو فیصلے لیتے تھے، ان میں وہ کٹھ پتلیاں اُن کی مدد کرتی تھیں۔ قدیم کتابوں میں کٹھ پتلی بنانے والے کے لیے سوتر دھار (Sutradhar) اور اُس کا سنگار کرنے والے کے لیے ویش کار (Vaishkaar) الفاظ استعمال کیے گئے ہیں۔

کٹھ پتلیاں کئی قسم کی ہوتی ہیں

دھاگا کٹھ پتلی (String Puppet): دھاگا کٹھ پتلی کو دھاگوں سے چلایا جاتا ہے۔ کلاکار اپنے ہاتھوں کی انگلیوں میں کٹھ پتلی کے جسم سے بندھے دھاگوں کے ذریعہ کٹھ پتلی کے سر کو ہلاتا ہے.... ہاتھ پاؤں کو حرکت دیتا ہے۔

راجستھان، جو کٹھ پتلیوں کا مقام پیدائش مانا جاتا ہے، وہاں دھاگا کٹھ پتلیاں ہی زیادہ مشہور ہیں۔ اُڑیسہ، کرناٹک، تمل ناڈو، آندھرا پردیش میں بھی مقبول ہیں۔ بھاٹ جاتی کے لوگ جو شہر شہر قصبہ قصبہ گھوم کر کھیل دکھاتے ہیں ان میں بھی زیادہ تر دھاگا کٹھ پتلیوں ہی کا کھیل دکھایا جاتا ہے۔ String Puppets یا دھاگا کٹھ پتلیاں انسانی شکل کی بھی ہوتی ہیں اور حیوانی شکل کی بھی۔ جانور کٹھ پتلی (گھوڑا، اونٹ وغیرہ) دھاگوں ہی سے چلائے جاتے ہیں۔

دستانہ کٹھ پتلی (Glove Puppet): دستانہ کٹھ پتلی کے سر اور ہاتھ کھوکھلے ہوتے ہیں۔ اُن کی ٹانگیں نہیں

ہوتیں۔ اُن کا جسم اُن کی پوشاک ہوتا ہے۔

دستانہ کٹھ پتلی کو دستانے کی طرح ہاتھوں میں پہنا جاتا ہے۔

ایک کلاکار ایک ساتھ دو پتلیوں کو (دونوں ہاتھوں سے) نچا سکتا ہے۔

یہ کٹھ پتلیاں کم خرچ میں اور آسانی سے تیار ہو جاتی ہیں۔

ان کے کھیل کے لیے اسٹیج بھی بآسانی تیار ہو جاتا ہے۔

چھڑ کٹھ پتلی (Rod Puppet): چھڑ کٹھ پتلی، دوسری کٹھ پتلیوں کی طرح ہی ہوتی ہے۔ سجا دھجا چہرہ اور رنگین کپڑے۔

فرق صرف اتنا ہوتا ہے کہ دھاگے کے بجائے چھڑ سے چلائی جاتی ہے۔ چھڑ یا سلاخ کے سرے پر کٹھ پتلی لگا کر اُسے نچایا جاتا ہے۔ کپڑے کے بنے ہوئے ہاتھ پاؤں لٹکتے رہتے ہیں۔

دھاگا کٹھ پتلی کی طرح چھڑ کٹھ پتلی بھی بچوں بڑوں کو پسند آتی ہے۔ بنگال اور بہار میں یہ کٹھ پتلی مقابلتاً زیادہ مقبول ہے۔

چھڑ دھاگا کٹھ پتلی (Rod and String Puppet): چھڑ دھاگا کٹھ پتلی جیسا کہ نام سے ظاہر ہے چھڑ اور دھاگے دونوں سے نچائی جاتی ہے۔ خاص حصّہ چھڑ سے بندھا رہتا ہے اور ہاتھ پاؤں دھاگے کی مدد سے چلائے جاتے ہیں۔ کلاکار ایک ہاتھ سے چھڑ کو اور دوسرے سے دھاگوں کو حرکت دیتا ہے۔

چھایا کٹھ پتلی (Shadow Puppet): چھایا کٹھ پتلی آندھرا پردیش میں زیادہ مقبول ہے۔ یہ کٹھ پتلی مجسم اسٹیج پر نہیں آتی، صرف اس کا سایہ پردہ پر نظر آتا ہے۔ پورا کھیل سایے/ چھایا (Shadow) ہی کا ہوتا ہے۔ تیز روشنی کٹھ پتلی پر ڈال کر چھایا نمایاں کی جاتی ہے۔

جل کٹھ پتلی (Water Puppet): جل کٹھ پتلی، نام ہی سے ظاہر ہے کہ جل یعنی پانی میں کھیل دکھاتی ہے۔ یہ کٹھ پتلیوں سے بڑی اور مقابلتاً بھاری ہوتی ہے۔

اس کھیل کے لیے خاص طور سے حوض تیار کیے جاتے ہیں۔

کاغذ کٹھ پتلی (Paper Puppet): کاغذ کٹھ پتلی گتّے یا موٹے کاغذ کی بنتی ہے۔ یہ زیادہ ٹکاؤ نہیں ہوتی اس لیے کم استعمال کی جاتی ہے۔ کاغذ کٹھ پتلی زیادہ مقبول نہیں ہے۔

ان کے علاوہ کٹھ پتلیوں کی کچھ اور قسمیں ہوتی ہیں

ان دوسری طرح کی کٹھ پتلیوں میں پنگلی کٹھ پتلی سب سے زیادہ مشہور ہے۔ ان کے چہرے بہت زیادہ دلکش نہیں ہوتے۔ پنگلی کٹھ پتلی قسم میں ایک عورت کی اور رادھا کرشن کی کٹھ پتلیوں کی تصاویر دیکھیں:

کٹھ پتلی تیار کرنے کے لیے جو سامان درکار ہوتا ہے اُس میں نرم لکڑی، روئی، رنگین چھینٹے والا کپڑا، گوٹا کناری، رنگ، سوئی، دھاگا، بسولا، ہتھوڑی وغیرہ اہم ہیں۔

کٹھ پتلی کا منہ اور اوپری دھڑ لکڑی کا ہوتا ہے۔ باقی جسم کپڑے کا ہوتا ہے۔ ہاتھ پاؤں اور سر الگ الگ بنائے جاتے ہیں پھر انھیں دھڑ کے ساتھ جوڑا جاتا ہے۔ جسم پر جگہ جگہ دھاگے باندھے جاتے ہیں جن کا دوسرا سرا تھام کر کٹھ پتلی کلاکار انھیں نچاتا ہے۔

ملکوں ملکوں کی کٹھ پتلیاں

یونان میں 400 ق۔م کے ڈراموں میں کٹھ پتلی کا ذکر ملتا ہے۔

قدیم یونان میں عبادت گاہوں میں رکھی گئی مورتیاں سڑکوں پر نکال کر گھمائی جاتی تھیں۔ لوگ عقیدت سے انھیں دیکھتے تھے۔ یہی کٹھ پتلی نمائشوں کا آغاز مانا جاتا ہے۔

- مصر میں ٹیرا کوٹا (Terracota) سے بنائی گئی کٹھ پتلیوں کا ذکر ہے۔
- چین میں گدھے، بھیڑ، بھینس، مچھلی وغیرہ کی کھال سے کٹھ پتلیاں بنائی جاتی تھیں۔ انھیں بنانے میں گہرے رنگوں کا استعمال کیا جاتا تھا۔
- سسلی میں جیّا لا نامی کلاکار، اخروٹ کی لکڑی سے کٹھ پتلیاں بنایا کرتا تھا۔
- ترکی میں کٹھ پتلیوں کو لوہے کی چھڑ سے کنٹرول کیا جاتا ہے۔ وہاں کی کٹھ پتلیاں چاروں سمتوں میں چلتی ہیں۔ قلابازیاں کھاتی ہیں۔ اُن کا اوپری حصّہ اسٹیج کے اوپر سے اور نچلا حصّہ سائیڈ سے کنٹرول کیا جاتا ہے۔
- سِسلی میں کٹھ پتلی تھیٹر کو پل سِنیلا (Palcinelas) کہا جاتا ہے۔ مسٹر پنچ اور مسز جوڈی (جو دونوں میاں بیوی ہیں) اس کے خاص کردار ہیں۔ یہ دھاگا کٹھ پتلیاں ہیں۔
- جاوا میں کٹھ پتلیاں کئی قسم کی ہوتی ہیں جیسے Vayang Wayong to ،Vayang Golek ،Kulit Chek وغیرہ۔ وہاں کٹھ پتلی تھیٹر میں اچھائی کا مظہر ایک دیوتا اور برائی کا مظہر ایک راکشس ہوتا ہے۔
- جاپان میں کٹھ پتلی تھیٹر بن راکو (Banraku) کہلاتا ہے اور چھڑ کٹھ پتلی سے دکھایا جاتا ہے۔ کہانیوں کے پلاٹ ادب کے شہہ پاروں سے منتخب کیے جاتے ہیں۔ ڈائیلاگ، جاپان کے شیکسپیئر کہلانے والے ادیب چکا ماتسو مون زے مون (Chika Matsu Monzayemon) کی تخلیقات سے لیے جاتے ہیں۔ گٹار کی شکل کے ایک ساز کا بھی استعمال کیا جاتا ہے۔

یوروپی ممالک میں یہ فن کافی ترقی کر چکا ہے۔ اکثر ممالک میں کٹھ پتلی کی انگلیوں کے جوڑ تک بنائے جاتے ہیں جس سے انگلیاں مڑ جاتی ہیں، اشارہ کر سکتی ہیں، مٹھی بند کر سکتی ہیں۔ ان کی آنکھوں کی پتلیاں بھی حرکت کر سکتی اور پلکیں جھپکا سکتی ہیں۔ ان کی قیمت بہت زیادہ ہوتی ہے۔

- اب ملتے ہیں بھارت کی کچھ کٹھ پتلیوں سے:

بھارت میں راجستھان کے ناگور ضلع سے کٹھ پتلی کے تماشوں کا آغاز مانا جاتا ہے۔ وہاں بھاٹ جاتی کے افراد نے اس کھیل کی ابتدا کی۔ چتوڑ گڑھ میں لکڑیوں کا بہترین کام ہوتا ہے۔ لکڑی کا کام کرنے والے سُتار کہلاتے ہیں۔ بھاٹ، کٹھ پتلیوں کے منہ بنوانے کے لیے چتوڑ جاتے ہیں۔ سُتاروں کے ساتھ بیٹھ کر کٹھ پتلیاں بنواتے ہیں۔ کاٹھ (لکڑی) کی پتلیاں ہی کٹھ پتلیاں کہلاتی ہیں۔

پتلیاں لے کر جب بھاٹ روانہ ہوتے ہیں تو سُتار ڈھول تاشے بجا کر انھیں رخصت کرتے ہیں۔

کٹھ پتلیاں بن جانے کے بعد بھاٹ مردوں کی عورتیں اُن کا رنگ برنگا لباس تیار کرتی ہیں۔ سو طریقوں سے بناؤ سنگار کرتی ہیں۔

کٹھ پتلیوں کے کھیل معاشرتی برائیوں کی بیخ کُنی اور عوام کو ان کے فرائض کی ادائیگی کے لیے بیدار کرنے کے مقاصد پر مبنی ہوتے ہیں۔ ہر کھیل میں کوئی نہ کوئی پیغام پوشیدہ ہوتا ہے۔ حالیہ دور میں نکڑ ناٹک (Street Play) جس طرح سماجی بیداری کا کام کرتے ہیں اسی طرح کٹھ پتلی کے کھیل دیہی علاقوں میں یہ ذمہ داری نبھاتے ہیں۔ حفظانِ صحت، ماحولیات کا تحفظ، خواندگی، لڑکیوں کی تعلیم وغیرہ سماجی مسائل ایسی ہی کوششوں سے حل ہو سکتے ہیں۔ مشہور تاریخی ہستیوں، مہا بھارت، رامائن، سنہاسن بتّیسی وغیرہ کے واقعات بھی کٹھ پتلی کے کھیل کے ذریعہ

پیش کیے جاتے ہیں۔

بھارت میں الگ الگ ریاستوں میں الگ الگ کٹھ پتلیاں بنائی جاتی ہیں۔ بہار، بنگال، اڑیسہ، راجستھان، مہاراشٹر، آندھرا پردیش، تمل ناڈو میں کٹھ پتلی تماشا آج بھی مقبول ہے۔

● کٹھ پتلی کا کھیل یا تماشا دکھلایا کیسے جاتا ہے بھلا؟

سب سے پہلے اسٹیج تیار کیا جاتا ہے.....اسٹیج چھوٹا ہوتا ہے، مگر ضروریات کی تمام چیزیں، فرنیچر، پردے وغیرہ موجود ہوتے ہیں۔ موسیقار کٹھ پتلیوں کے لیے اسٹیج سے باہر کی طرف بیٹھنے کے لیے جگہ رکھی جاتی ہے۔

مرد اور عورت کلاکار مل کر کھیل پیش کرتے ہیں۔

عورتیں ڈھول بجاتی اور گیت گاتی ہیں۔ صرف تین باجوں کا استعمال ہوتا ہے۔ یہ تین باجے ڈھول، منجیرا اور پُپاڑی (Pupadi) ہوتے ہیں۔

مرد کلاکار کٹھ پتلیاں نچاتے اور مکالمے بولتے ہیں۔

اکثر ایک کھیل میں ۲۰ سے ۲۵ کٹھ پتلیاں شامل ہوتی ہیں، ویسے جتنے کلاکار حصّہ لے رہے ہوتے ہیں، اُس حساب سے کٹھ پتلیاں لی جاتی ہیں۔ عموماً ایک کھیل میں تین سے پانچ کلاکار حصّہ لیتے ہیں۔

کھیل ایک گھنٹہ کا ہوتا ہے۔

پرانے زمانے میں بھاٹ لوگ دن میں کھیتوں میں کام کرتے اور رات کو ناٹک تیار کرتے پھر ان ناٹکوں کو راجہ کے دربار میں پیش کرتے۔ زیادہ تر راجپوت درباروں میں وہ جایا کرتے۔ راجپوت راجہ ان کی خوب قدر کرتے۔ منوہار (معاوضہ/ انعام) میں خوب خاطر تواضع کرتے۔ نشہ کرواتے جس سے کلاکار نشے کے عادی بن گئے۔ پہلے ہی غریب تھے نشہ نے بیڑا غرق کر دیا۔ دھندہ بیٹھ گیا ان کا۔

آزادی کے بعد کچھ کلاکار اسی عادت کے سبب گھر بیٹھ کر کٹھ پتلیاں بنانے اور فروخت کرنے میں زیادہ دلچسپی لینے لگے.....اس کے لیے انھیں ایک جگہ ٹک کر رہنا پڑا۔ عام کٹھ پتلی ۲۰ سے ۴۰ روپے تک میں بن جاتی ہے اور ۱۰۰۔۲۰۰ روپے میں فروخت ہوتی ہے۔ اچھی کٹھ پتلی بنانے میں ۲۰۰ سے ۴۰۰ روپے کی لاگت آتی ہے اور وہ ہزار دو ہزار میں فروخت ہوتی ہے۔

مگر اب بھی کچھ کلاکار ایسے ہیں جنھوں نے اس فن کو زندہ رکھنے کا بیڑا اُٹھا رکھا ہے۔ وہ اب بھی گاؤں گاؤں قصبہ قصبہ گھوم کر کٹھ پتلیوں کا کھیل دکھاتے ہیں۔

ان ہی مخلص کلاکاروں میں ایک تھے دیوی لال سمر۔ انھوں نے باقاعدہ ایک مہم کا آغاز کیا۔ ایک کمرہ کو آفس بنا کر کلاکاروں کو تربیت دینے لگے اور ان کلاکاروں کو شہروں اور قصبوں میں بھیجنے لگے۔

۱۹۵۲ء میں دیوی لال جی نے وزیرِ اعظم پنڈت جواہر لعل نہرو کے سامنے کٹھ پتلی کھیل پیش کیا۔ نہرو جی بے حد خوش ہوئے۔ دیوی لال جی کی لگن سے متاثر ہو کر انھوں نے انھیں اُدے پور میں قطعۂ زمین الاٹ کر دیا۔ آج وہاں ''لوک کلا منڈل'' کی شکل میں ایک شاندار عمارت میں میوزیم واقع ہے۔ وہاں کٹھ پتلی کے ساتھ دوسری لوک کلاؤں کے فروغ کا کام بھی ہوتا ہے۔ ملکی اور غیر ملکی افراد کو ٹریننگ دی جاتی ہے۔ اس میوزیم میں تمام دنیا کی کٹھ پتلیوں کا ذخیرہ موجود ہے۔

میوزیم کے احاطہ میں فن کے دلدادہ کلاکار دیوی لال سمتر جی کا مجسمہ بنایا گیا ہے۔ اُن کی قیادت میں کٹھ پتلی کا کھیل ملک کی سرحدوں سے نکل کر بیرونِ ملک پہنچا۔ ۱۹۶۵ء میں بخارسٹ میں عالمی کٹھ پتلی سمیلن (World Puppet Festival) میں امر سنگھ راٹھور کی زندگی پر مبنی کٹھ پتلی ڈراما ''مغل دربار'' نے اوّل انعام حاصل کیا تھا۔

یہ ضرور ہے کہ سینما، کمپیوٹر، ٹی وی کے سبب شہروں میں کٹھ پتلی کھیل کی اہمیت کافی کم ہوگئی ہے، مگر گاؤں میں اب بھی وہ مقبول ہے۔

بھارتیہ لوک کلا منڈل کے اسسٹنٹ ڈائریکٹر شیام لال سمر جی کہتے ہیں ''بھارت گاؤں میں بستا ہے۔ اس لیے لوک کلائیں بھی گاؤں میں زندہ ہیں۔ گاؤں ختم نہیں ہوسکتے اس لیے لوک کلائیں بھی ختم نہیں ہوسکتیں۔ آج ملک بھر میں ۲۰۰ کلا جتھے ہیں جن میں کوٹرا جھاڑول، گرودا گوندا جیسی جگہوں میں ۵۵ جتھے ہیں جو عالمی سطح کی انجمنوں کے ذریعہ ۳۲۳ گاؤں میں گھوم گھوم کر پانی اور ماحولیات کے تئیں عوام میں بیداری پھیلانے کا کام کررہے ہیں۔ کٹھ پتلی کھیل کا مستقبل روشن ہے۔ اسے زندہ رکھنے میں سیاحوں کا اہم کردار ہے۔''

ہمیں بھی اُمید ہے کہ کٹھ پتلیاں پھر مقبول ہوں گی۔ زندگی کی روزمرہ کی الجھنوں اور پریشانیوں سے راحت پانے کے لیے لوگ کٹھ پتلیوں کی پناہ میں دوڑیں گے۔ سب کچھ بھول کر ان کے رقص، ان کی شوخیوں میں سکون پائیں گے۔

آج کے ماڈرن وقت میں کٹھ پتلیوں نے بھی ماڈرن رنگ و روپ اختیار کرلیا ہے۔ مکھوٹے لگائے جانے لگے ہیں۔ لباس نئے زمانے کا پہنا جانے لگا ہے۔ ڈراموں میں بھی وہ روایتی میک اپ اور پوشاک نہیں رہی۔ یہ وقت کی ضرورت بھی ہے۔

کٹھ پتلیاں، سماجی برائیوں کو دور کرنے اور تہذیب اور اقدار کی جڑیں مضبوط کرنے میں مدد تو کرتی ہی ہیں، وہ کلاس روم انسٹرکشن Classroom Instruction میں بھی مددگار ثابت ہوتی ہیں۔ چند مضامین خصوصاً تواریخ میں Dramatization کے ذریعے بچوں کو آسانی سے اہم واقعات اور مشکل نکات ذہن نشین کرائے جاسکتے ہیں۔ پڑھائی کی پڑھائی تفریح کی تفریح!

○○

آپ کے ذوقِ مطالعہ کی تسکین کا ضامن

ایوانِ اردو دہلی

ہر ماہ منتخب موضوعات پر اعلیٰ تحقیقی، تنقیدی اور معلوماتی مضامین اور تخلیقی ادب کی تمام اہم اصناف کی مکمل نمائندگی ملک اور بیرونِ ملک کے نئے پرانے اہلِ قلم کے تعاون سے

قیمت: فی شمارہ: پندرہ روپے **زرِ سالانہ:** ایک سو پچاس روپے

خط و کتابت اور ترسیل زر کا پتہ

ناشر: اردو اکادمی، دہلی، سی۔ پی۔ او۔ بلڈنگ، کشمیری گیٹ، دہلی۔ ۱۱۰۰۰۶

Phone: 23865436, 23863858, 23863566, 23863697, Fax: 23863773